مولانا محمد اسحاق

الفہرست

ایک معروف علمی کتاب

"الفہرست" محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق کی تصنیف ہے۔ یہ اپنے موضوع کی پہلی اور اچھوتی کتاب ہے۔ اس کا مصنف چوتھی صدی ہجری کی مشہور علمی شخصیت ہے۔ مقدمۂ کتاب میں اس نے یہ وضاحت کی ہے کہ یہ کتاب ۳۷۷ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس کا وطن بغداد تھا اور سنِ ولادت ۲۹۷ھ ۔ سنِ وفات میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق ۳۷۸ھ، ایک کے ۳۸۵ھ اور ایک قول کے مطابق ۳۹۲ھ ہے۔ فقہی مسلک کے اعتبار سے یہ شیعہ معتزلی تھا۔

مصنف وراق تھا یعنی مختلف مصنفوں کی قدیم و جدید کتابوں کی نقل و کتابت، تصحیح و تجلید اور خرید و فروخت کرتا تھا اور اس دور میں یہ بڑی عزت و احترام کا پیشہ تھا۔ اس سلسلہ میں یہ مختلف بلاد و امصار میں گھومتا، امراء و رؤسا سے ملتا، ملوک و وزراء سے ربط و تعلق رکھتا، علماء و صلحا کے دروازوں پر دستک دیتا، عباد و زہاد کی خدمت میں حاضری دیتا اور ہر مسلک و مذہب کے لوگوں سے رابطہ رکھتا تھا یعنی اپنے پیشہ کے اعتبار سے ہر قسم کے لوگوں سے اس نے مراسم استوار کر رکھے تھے۔ متنوع مضامین کی بے شمار کتابیں روزانہ اس کی نظر سے گذرتی اور اس کے علم و مطالعہ میں آتی تھیں۔ "الفہرست" کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص انتہائی محنتی اور بہت بڑا عالم تھا۔ تمام علوم پر گہری نظر رکھتا تھا اور مصنفین و مصنفات کے باب میں اس کا دامنِ معلومات نہایت وسیع تھا۔

الفہرست کے مضامین

"الفہرست" کا تعلق کتابوں کی اس قسم سے ہے جن کا اصل مقصد تو علوم و فنون کی توضاحت و تبیین ہے۔ لیکن اس ضمن میں ان علوم گوناگوں اور فنونِ بوقلموں اور ان کے رجال و مصنفین اور تصانیف کا

تذکرہ بھی آجاتا ہے جو بہت ضروری ہوتا ہے۔ الفہرست اس سلسلہ کی اولین تصنیف ہے اور بعد کی تمام تصانیف کے لیے اس کو کتابِ حوالہ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ کتاب دس مقالات پر مشتمل ہے اور ہر مقالہ الگ الگ فنون پر منقسم ہے۔ مثلاً مقالۂ اولیٰ تین فنون کو، مقالۂ ثانیہ تین فنون کو، مقالۂ ثالثہ تین فنون کو، مقالۂ رابعہ دو فنون کو، مقالۂ خامسہ پانچ فنون کو، مقالۂ سادسہ آٹھ فنون کو، مقالۂ سابعہ تین فنون کو، مقالۂ ثامنہ تین فنون کو، مقالۂ تاسعہ دو فنون کو اور مقالۂ عاشرہ ایک فن کو محیط ہے اور ان فنون میں مختلف مضامین کو شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے۔

مقالۂ اولیٰ

مقالۂ اولیٰ میں جو تین فنون پر مشتمل ہے درجِ ذیل مضامین کی وضاحت کی گئی ہے:

پہلے فن میں امم عرب و عجم کی زبانوں کی تعریف، ان کے اقلام و خطوط کی شکلیں اور اندازِ کتابت و اسلوبِ تحریر کو خاصی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں عربی، حمیری، سُریانی، بربری، فارسی، عبرانی، رومی، چینی، منانی، سندھی، سوڈانی، ترکی وغیرہ ان تمام زبانوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں جو اس زمانہ میں دنیا کے کسی بھی حصّے میں موجود تھیں۔ بعض زبانوں کی تاریخ بھی بتائی گئی ہے اور ساتھ ہی حروف کے نمونے دیے گئے ہیں۔ پھر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مصاحف کی زبان کیا تھی۔ نیز کچھ زبانوں کے بارے میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ان میں خطوط لکھنے کے طریقے کیا تھے بادشاہ، بادشاہوں کو، وزرا کو، سفرا کو، ماتحت عملہ کو کس طرح خط لکھتے تھے اور بیرونِ ملک و اندرونِ ملک ان کا اسلوبِ کتابت کیا تھا۔ علاوہ ازیں قلم تراشنے کے طریقے اور رائج الوقت اسالیب خطوط سے متعلق بھی مواد فراہم کیا گیا ہے اور یہ حصّہ کتاب اگرچہ بڑا مشکل ہے لیکن نہایت دلچسپ ہے۔ اس میں قلم و کتابت کے بارے میں اہم اور معروف شخصیتوں کے اقوال بھی درج کیے گئے ہیں۔ پھر اس ضمن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کس ملک کے اہلِ قلم اور ذی علم حضرات کس چیز پر کتابت کرتے تھے۔

دوسرے فن میں ان کتبِ مقدسہ کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمائی گئیں، یعنی تورات اور انجیل پھر یہود و نصاریٰ کے علما سے متعلق بھی معلومات فراہم کیے گئے ہیں نیز یہ بتایا گیا ہے کہ اب تک یہ کتابیں کن کن مراحل و منازل سے گذری ہیں۔

تیسرے فن میں قرآن مجید کا ذکر ہے اور یہ فن خاصا طویل ہے اور نہایت ہی اہم اور بنیادی معلومات

کا احاطہ کیے ہوتے ہے یہ حصۂ کتاب قرآء سبعہ، مکہ اور مدینہ میں نزولِ قرآن اور اس کی ترتیب مصحف عبداللہ بن مسعود، مصحف ابی بن کعب، عہدِ نبوی میں جمع قرآن، مصحف حضرت علیؓ، قرا سبعہ اور ان کے رواۃ اور ان کی قراءات، اس موضوع کی کتابیں اور ان کے مؤلفین و مرتبین، قراء اہلِ مدینہ، قراءت شاذہ، تفاسیر مفسرینِ قرآن، معانی و مشکلاتِ قرآن پر مشتمل تصنیفات، کتبِ غریبِ قرآن، لغاتِ قرآن اور قرات قرآن، نقطوں اور شکلوں پر کتابیں، علاماتِ قرآن، اوقاف، اختلافِ مصاحف، وقفِ تام، متشابہاتِ قرآن، ہجاء مصاحف، اجزاء قرآن، فضائل قرآن، تعدادِ آیاتِ قرآن، ناسخ و منسوخ، احکامِ قرآن اور قراء متاخرین کے دلچسپ موضوع کو اپنے دامنِ صفحات میں سمیٹے ہوتے ہے۔

مقالۂ ثانیہ

مقالہ ثانیہ بھی تین فنون پر مشتمل ہے اور اس میں اصحابِ نحو اور اربابِ لغت کا ذکر کیا گیا ہے۔

فنِ اوّل میں یہ بتایا گیا ہے کہ نحو کا آغاز کس طرح ہوا اور اس علم کے حصول کا سلسلہ کس طرح چلا۔ اور ساتھ ہی بصری نحویوں اور لغویوں کے ضروری حالات اور فصحاء اعراب اور ان کی کتابوں کا ذکر ہے۔

فنِ دوم میں کوفی نحویوں اور کوفی لغویوں کا تذکرہ ہے۔

فنِ سوم میں اس موضوع کے ان اصحابِ فن کا ذکر ہے جنھوں نے کوفہ اور بصرہ کے مکاتبِ فکر کو باہم ملانے کی سعی کی اور پھر اس سلسلہ کی قدیم تصنیفات کے نام درج کیے گئے ہیں۔

مقالۂ ثالثہ

یہ مقالہ بھی تین فنون پر مشتمل ہے۔ اس میں اخبار و آداب اور سیر و انساب کی بحث ہے۔

فنِ اوّل اخباریین و رواتِ اصحابِ سیر اور حوادثِ ارضی و سماوی کی پیشین گوئیاں کرنے والوں کے حالات پر مشتمل ہے اور اس موضوع پر جو کتابیں ضبطِ تحریر میں لائی گئی ہیں، ان کی پوری فہرست دی گئی ہے۔

فنِ ثانی، بادشاہوں، سکریٹریوں، سرکاری خط و کتابت کرنے والوں، کارکنانِ خراج، خطباء و بلغا اصحابِ دواوین و دفاتر اور ان کی کتابوں پر مشتمل ہے۔

فنِ ثالث ندماء و جلسا اصحابِ غنا اور ان فن کاروں پر مشتمل ہے جو اپنی عجیب و غریب حرکات و سکنات سے بادشاہوں اور حکمرانوں کو خوش رکھتے اور ہنساتے تھے۔ اس میں اس سلسلہ کی تصنیفات کا بھی مفصل تذکرہ ہے۔ نیز فنِ شطرنج اور لہو و لعب پر جو کتابیں معرضِ وجود میں آئیں ان کا اور ان کے مصنفین کا بھی

ذکر ہے۔

مقالۂ رابعہ

یہ مقالہ دو فنون پر مشتمل ہے اور اس میں شعرا اور شعرا کا تذکرہ ہے۔

پہلے فن میں رواتِ شعرا قبائل، شعرائے دورِ جاہلیت اور دورِ عباسیہ کے عہدِ آغاز تک کے شعرائے اسلام کا تذکرہ ہے۔ اس میں بعض شعرا کے اشعار بھی درج کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے تمام طبقات اور ان کے رواتِ بیان کیے گئے ہیں۔

دوسرے فن میں مصنف نے اپنے عہد سے بعد کے شعرائے اسلامیین کا معہ ان کی تصنیفات کے ذکر کیا ہے۔ اس میں ان شعرا کا بھی ذکر ہے جو اپنے اشعار بافائدہ لکھ لیتے تھے اور ان کا بھی جو لکھنے کے عادی نہ تھے۔

شعرا کے سلسلہ میں ان کے دواوین اور تصنیفات کا بھی ذکر ہے اور ساتھ ہی ان کی باہمی شاعرانہ نوک جھونک کا بھی تذکرہ ہے۔ اسی ضمن میں ایک دوسرے کے بارے میں بسلسلۂ مدح و ذم بعض معروف اور چوٹی کے شعرانے جو شعر کہے ان کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ حصۂ کتاب بڑا پُر لطف ہے۔ اور ادبیانہ شہ پاروں سے مزین!

مقالۂ خامسہ

یہ مقالہ پانچ فنون کو متضمن ہے۔ اور اس میں کلام اور متکلمین کے بارہ میں بنیادی اور ابتدائی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں، جن کی تفصیلات یہ ہیں:

پہلے فن میں مصنف نے اس چیز کو ہدفِ بیان و اظہار قرار دیا ہے کہ مباحثِ کلامی کا آغاز کس طرح ہوا اور یہ بتایا ہے کہ معتزلہ و مرجئہ متکلمین کون کون تھے اور انھوں نے اس موضوع پر کیا کیا کتابیں لکھیں اور کن کن لوگوں سے ان کی کس نوعیت کی بحثیں ہوئیں۔

دوسرے فن میں شیعہ، امامیہ، زیدیہ اور اسماعیلی متکلمین اور ان کی تصنیفات کا تفصیلی ذکر ہے اور شیعہ کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے۔

تیسرا فن متکلمین مجبرہ و بابیہ حشویہ اور ان کی تصنیفات پر مشتمل ہے اور اس موضوع کے بیشمار گوشوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

چوتھے حق میں متکلمین خوارج اور ان کی تالیفات کا تذکرہ ہے۔
پانچویں فن میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو جہاں گرد، زاہد و عبادت گذار اور اصحاب تصوف تھے۔ ان کے ضروری حالات کے علاوہ اس فن میں ان کی تصنیفات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس فن میں، مذہب اسماعیلی اس کے مصنفین اور تالیفات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

مقالہ سادسہ

یہ مقالہ فقہ، فقہا اور محدثین کے حالات پر مشتمل ہے اور آٹھ فنون کو اپنے دامن صفحات میں سمیٹے ہوئے ہے
پہلے فن میں امام مالک اور ان کے متبعین و تلامذہ اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہے۔
دوسرے فن میں امام ابو حنیفہ، ان کے عراقی اصحاب و تلامذہ، اصحاب الرائے اور ان کی کتابوں کا تذکرہ ہے۔
تیسرے فن میں امام شافعیؒ ان کے شاگرد اور متبعین اور ان کی تالیفات کا تذکرہ ہے۔ امام شافعیؒ کے بارے میں مصنف نے لکھا ہے کہ "کان الشافعی شدیداً فی التشیع" (یعنی امام شافعی مسلک تشیع پر سختی سے قائم تھے) الفہرست کے مصنف کے اس قول کی اصل حقیقت کیا ہے؟ یہ ایک بحث طلب سوال ہے ــــ اس مختصر مضمون میں اس سوال کا جواب دینا ممکن نہیں۔
چوتھے فن میں داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب و متبعین اور ان کی تصنیفات کا تذکرہ ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ داؤد بن علی پہلے شخص ہیں جنھوں نے معاملات شرعی میں رائے و قیاس کو رد کیا اور کتاب و سنت کے ظاہری الفاظ کو ہی قابل حجت و استناد گردانا۔
پانچویں فن میں فقہائے شیعہ اور ان کی تصنیفات و تالیفات کا ذکر ہے۔ اس موضوع پر مصنف نے کھل کر اور تفصیل سے قلم و قرطاس کو حرکت دی ہے اور اس کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔
چھٹے فن میں محدثین فقہائے اصحاب الحدیث اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں امام سفیان ثوری، امام بخاری، امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ کا بھی ذکر ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ محدثین و فقہائے اصحاب الحدیث کے تذکرہ میں مصنف نے اس وسعت قلب و نظر کا ثبوت نہیں دیا جس کا دوسرے حضرات اہل علم کے تذکرہ میں دیا ہے۔ ہر محدث اور ہر صاحب حدیث کے بارے میں چند لفظ لکھ کر

مصنف نے آگے نکل جانے کی کوشش کی ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ کا تذکرہ بھی اسی میں کیا گیا ہے جس کی حیثیت ایک ذیلی اور ضمنی تذکرہ سے زیادہ نہیں۔ حالاں کہ امام احمدؒ ایک مستقل مکتبِ فکر کے جلیل القدر امام تھے ان کا شمار ائمہ اربعہ میں ہوتا ہے۔ اگر باقی تین ائمہ عظام ــــ امام مالکؒ، امام ابو حنیفہ اور امام شافعیؒ کا تذکرہ الگ الگ فن قائم کر کے کیا گیا ہے اور ان کے تلامذہ و متبعین کی تفصیلات بہم پہنچائی گئی ہیں تو ظاہر ہے کہ امام احمدؒ کے ساتھ بھی مصنف کو یہی سلوک روا رکھنا چاہیے تھا۔ پھر امام احمدؒ کے تلامذہ و اصحاب کے ذکر میں بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے جس کی تفصیلات میں جانا اس وقت ممکن نہیں۔

ساتویں فن میں ابو جعفر طبری، ان کے رفقاء و اصحابِ اتباع اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہے۔

آٹھویں فن میں فقہاءِ خوارج اور ان کی تصنیفات کا تذکرہ ہے۔

مقالۂ سابعہ

یہ مقالہ فلسفہ اور دیگر علوم قدیم کے تذکرہ پر مشتمل ہے اور تین فنون کو گھیرے ہوئے ہے۔

فن اول فلاسفہ، طبیعیین و منطقیین کے حالات اور ان کی تصنیفات پر محتوی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عبرانی اور سریانی وغیرہ زبانوں سے فلسفہ کی کن کن کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا گیا، کس کس نے کیا اور کن لوگوں کی تحریک اور رہنمائی و فیاضی سے کیا، اور وہ کتابیں کتنی ضخیم اور فلسفہ کے کن عنوانات و مضامین پر مشتمل ہیں۔ پھر جن کتابوں کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا گیا اور جن لوگوں نے کیا اور جن کے کہنے پر کیا اس کے بارہ میں بھی مفصل معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ ہندی اور نبطی زبان کی جن کتابوں کو عربی کے قالب میں ڈھالا گیا اور جن لوگوں نے یہ خدمتِ علمی سر انجام دی، اس کا بھی ذکر ہے۔ اس فن میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ سب سے پہلے فلسفیانہ مباحث کا آغاز کس شخص نے کیا اور اس سلسلہ میں جن لوگوں نے جو اظہار خیال و رائے کیا اس کی پوری کیفیت درج ہے۔ جن بادشاہوں اور حکمرانوں نے فلسفہ کی ترویج و ترقی کے لیے جس دور میں جو کوشش کی اس کی تمام تفصیلات کتاب کے اس حصّہ میں موجود ہیں۔ پھر مسلمان اصحابِ اقتدار لوگوں میں جس شخص نے اس فن کی نشر و اشاعت کو اپنا مطمح نظر ٹھہرایا اور علم کے اس گوشہ کی ترویج کے لیے تگ و تاز کی اور کیوں کی اس کا بھی پورا ذکر موجود ہے۔ یہ حصّہ کتاب اگرچہ انتہائی مشکل ہے اور بالکل فنی نوعیت کا ہے لیکن نہایت دلچسپ ہے اور اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مصنف بہت وسعتِ معلومات کا حامل ہے۔

فنِ دوم میں اصحابِ تعالیم، ماہرینِ ہندسہ، علماءِ ریاضی وحساب، ماہرینِ موسیقی وعلم نجوم اور ان لوگوں کا تذکرہ ہے جنھوں نے ان علوم سے متعلق آلات بنائے۔ اس فن میں تفصیل سے ان مضامین کی وضاحت کی گئی ہے اور اس سلسلہ کے علماء و ماہرین اور ان کی مساعی وتصانیف کا پورا تذکرہ ہے اور ان علوم کے تمام گوشوں کو واضح کیا گیا ہے۔

فنِ سوم اطباءِ قدیم اور بعد کے اطبا کے حالات اور ان کی تصنیفات پر مشتمل ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ طب کا آغاز کس طرح ہوا اور کس مرض میں اس کا ابتدائی تجربہ کیا گیا اور پھر کس طرح اس نے تقدم وترقی کی منزلیں طے کیں۔ اس ضمن میں بقراط اور اس کے شاگردوں اور جالینوس کی تصنیفات کا بھی پورا ذکر ہے۔ پھر دورِ بعد کے اطبا میں سے تصنیفاتِ رازی اور اس کی سرگرمیوں کا تذکرہ ہے۔ علاوہ ازیں ان کتابوں کا ذکر ہے جو اس موضوع پر ہندی میں موجود تھیں اور ان میں سے کن کتابوں کو کس طرح عربی کا جامہ پہنایا گیا۔ اسی طرح فنِ طب پر فارسی زبان کی تصنیفات کے بارے میں بھی مکمل معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

مقالۂ ثامنہ

یہ مقالہ جادوگری، شعبدہ بازی اور مسامرت وغیرہ کے سلسلہ کی تصنیفات سے متعلق ہے اور تین فنون پر محتوی ہے۔

پہلا فن قصہ گویوں، داستان سراؤں، اور کہانیاں سنانے والوں کے تذکرے اور ان کی تاریخ پر مشتمل ہے اور اس سلسلہ میں انھوں نے جو کتابیں لکھیں ان کا ذکر ہے۔ اس موضوع پر فارسی، ہندی، رومی کتابوں اور ملوک بابل کے زمانہ کی تمام کتابوں کا تذکرہ ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کونسی کتابیں عربی میں منتقل ہوئیں اور کن لوگوں کی سعی وکوشش سے ہوئیں۔ اسی حصہ میں زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام کے عشاق اور اس موضوع کی کتابوں کا بھی پورا تذکرہ ہے۔ عشق ومحبت کی داستانوں پر جو کتابیں لکھی گئیں اور جن لوگوں کے افسانہ ہائے عشق نے لوگوں میں کہانیوں کی شکل اختیار کی۔ پھر جن انسانوں نے جنوں سے اور جن جنوں نے انسانوں سے تعلقاتِ الفت استوار کیے اور اس موضوع پر جو کتابیں جن لوگوں نے لکھیں ان سب کا تذکرہ ہے۔ علاوہ ازیں ان کتابوں کا بھی اسی فن میں ذکر کیا گیا ہے جو درختوں، دریاؤں اور جنگلوں کے حالات وخصوصیات اور ان سے متعلق عجیب وغریب

واقعات و کیفیات پر مشتمل ہیں۔

دوسرا فن ٹونے ٹوٹکے منتر اور دم کرنے والوں، شعبدہ بازوں، جادوگروں، افسوں گروں، ماہرینِ طلسمات اور مختلف فن کاروں کے واقعات اور اس سلسلہ کی تصنیفات پر مشتمل ہے۔

تیسرے فن میں مختلف مضامین کی کتابوں اور ان کے مصنفوں کا ذکر ہے اور اس ضمن میں مندرجہ ذیل علوم پر مشتمل کتابوں اور ان کے مصنفین کا تعارف کرایا گیا ہے۔

احمقوں اور بے عقلوں کے سلسلے کی کتابیں جو اُن کے عجیب و غریب قصوں اور داستانوں سے متعلق ہیں۔ فارسی، ہندی، رومی اور عربی کی وہ کتابیں جو باہ اور شہوت انگیزانہ موضوع کو محیط ہیں۔ وہ کتابیں جو مختلف زبانوں اور ملکوں میں فال اور شگون پیشین گوئیوں محبوب کے شانوں، خدوخال، ابروئں اور تخیلات و حرکات کے موضوع پر لکھی گئیں۔ شہ سواری، اسلحہ، اس کی اقسام، آلات حرب و ضرب اور تدبیر عمل کے بارہ میں جو کتابیں اس وقت کسی زبان میں بھی موجود نہیں۔ چارپایوں کے علاج، گھوڑوں کے صفات اور ان کے انتخاب کے سلسلہ کی تصنیفات۔ وہ کتابیں جو ایرانیوں، رومیوں، ترکوں اور عربوں نے شکار کے موضوع پر لکھیں۔ ہندیوں عربوں، رومیوں اور ایرانیوں نے جو کتابیں، مواعظ اور حکمت و آداب کے موضوع پر تصنیف کیں۔ تعبیر رؤیا کے سلسلہ کی تصنیفات، عطریات، سمیات، اور دوا سازی کے موضوع کی کتابیں — اور تعویذات اور روم وغیرہ پر مشتمل تالیفات۔

مقالۂ تاسعہ

یہ مقالہ مذاہب و اعتقادات سے متعلق ہے اور اس کے دو فنون ہیں۔

فن اول میں کلدانیہ کے مذہب حرانیہ کا ذکر ہے جو بعد میں صابئیہ کے نام سے مشہور ہوئے، نیز مذہب ثنویہ کا تذکرہ ہے، جو منانیہ، دیصانیہ، مزدکیہ اور مرقیونیہ و حرمیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ان مذاہب کی تصانیف کی بھی مکمل فہرست دی گئی ہے، اس فن کے مشمولات یہ ہیں۔

قائدین و رؤساءِ صابئیہ کی تاریخ۔ مذاہب منانیہ، قِدم باری تعالیٰ، مبداءِ عالم، زمین کے نور و ظلمت یا خیر و شر کے بارہ میں، مانی کے خیالات و افکار، مانی کے نقطۂ نظر کی روشنی میں ابتداءِ آفرینش۔ مانی کا مذہبی رجحان، فناءِ عالم کے بعد معاد و آخرت کی کیفیت، جنت و جہنم کی صفت، ان سب امور میں مانی کے فکر و خیال کو واضح کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مانی کی تصنیفات و تالیفات اور اس کے رسائل و مکاتیب اور دیگر

متعدد مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ پھر دولتِ عباسیہ میں اور اس سے قبل کی مانیہ کی اہمیت شخصیتوں اور ان کی سرگرمیوں کا تذکرہ، ان کے متکلمین اور ان لوگوں کا ذکر ہے جو ظاہراً مسلمان تھے اور باطناً زندقت کی فروغ و اشاعت کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دولتِ عباسیہ کے کون امراء و روٗسا مذہب مانیہ کے پیروکار اور مبلغ تھے۔ مانی جن فرائض و واجبات اور جس شریعت کا مدعی تھا اور جن شرائع و فرائض کو عوام میں رائج کرنا چاہتا تھا وہ بھی درج کیے گئے ہیں۔ یہ سب امور بڑی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

اس فن میں دیصانیہ، مرقونیہ، ماہانیہ وغیرہ مختلف مذاہب، ان کے قائدین اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہے۔ ان کے خیالات و افکار کی بھی وضاحت کی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ مذاہب ان ناموں سے کیوں موسوم ہوئے اور ان کے بانی و موجد دنیا کے کس گوشے میں پائے جاتے ہیں، ان کی تگ و تاز کا دائرہ کیا تھا اور ان کی تصنیفات کون کون ہیں۔ دورِ اسلام میں خراسان میں پیدا شدہ مذاہب اور وہ مذاہب جو اس سے تعلق رکھتے تھے، ان کے نام، قائدین، بانی مذہب اور ان کی تصنیفات کا بھی ذکر ہے۔

دوسرے فن میں ان مذاہب کا تذکرہ ہے، جو ہندوستان میں رواج پذیر تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانیوں کے رسوم و عوائد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے عبادت خانوں اور مقامات و بلادِ عبادت، بت خانوں اور ان کی حالت و کیفیت اور بُدھ وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس فن میں اہلِ ہند کے طریقِ عبادت اور ان کے مختلف فرقوں کی خاص تفصیلات دی گئی ہیں۔ اور اس فن میں چینیوں کے مذاہب اور ان کے اسلوبِ عبادت کا بھی ذکر ہے۔

مقالۂ عاشرہ

یہ مقالہ ایک ہی فن پر مشتمل ہے اور اس میں کیمیاگروں ، ان کے قدیم و جدید ماہرین اور فلسفہ کے بارہ میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس مقالہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سونے اور چاندی کی معادن کے بغیر خود ہی سونا اور چاندی بنانے کے مباحث و فلسفہ کی ابتدا کس شخص نے کی۔ اس ضمن میں کئی حکایات و واقعات درج کیے گئے ہیں اور اس فن کے بانیوں، ماہروں اور اس میں کوشش کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔ اس میں قدیم کیمیاگروں کا بھی ذکر ہے اور بعد کے لوگوں کا بھی اور اس

موضوع کی تصنیفات کے نام بھی تفصیل سے دیے گئے ہیں۔
یہ کتاب اگرچہ خالص فنی نوعیت کی ہے اور خاصی مشکل بھی ہے تاہم نہایت دلچسپ اور بہت ہی معلومات افزا ہے اور اس موضوع پر بعد میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان سب کا بنیادی ماخذ یہی کتاب ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، رجال، تاریخ اور باقی علوم پر جن لوگوں نے کام کیا ہے، انھوں نے اس کو اپنا بہت بڑا ماخذ قرار دیا ہے ؛

اسلام اور رواداری

از

مولانا رئیس احمد جعفری

قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا ہے اور انسانیت کے بنیادی حقوق ان کے لیے کس طرح اعتقاداً اور عملاً محفوظ کیے ہیں۔

قیمت : حصہ اول - ۲۵ : ۷ روپے
" دوم - ۵۰ : ۷ "

ملنے کا پتہ

سکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور